

اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر (۲۴) مطبوعہ ۱۷ جون ۱۸۹۸ء بروز جمعہ جلد (۲۶)

ایڈیٹوریل نوٹس

قرآن کے کلمہ لا الہ الا اللہ پر مسلمانوں کو بڑا ناز ہی۔ اور کلمہ مذکور کو اصول الہامیہ کا معیار تصور کرتے ہیں۔ یہہ کلمہ بطور دعوی کے پیش ہوا ہی اور اس کی تصدیق کے لئے قرآن کی دوسری آیات سورۃ البقر وغیرہ سے نکال کر باری تعالی کے وجود کے بارے میں دلایل پیش کی جاتیں ہیں جن میں جل شانہ اپنی صنعت عظیم یعنی نظام قدرت سے اپنے وجود کی دلایل پیش کرتا ہی ۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب نے جنگ مقدس کے مباحثہ کے اثنا میں اسی امر پر زور دیا تھا۔ گویا اللہ تعالے اپنے وجود کے الہام کے تعلق نظام قدرت کی تصدیقات کا محتاج ہی ۔ کتاب نیچر تو خود اس صانع عظیم کا الہام ہی اور یہہ بھی سچ ہی کہ نیچر کی کتاب کی حقیقی اور تصدیقی تاویل اور تشریح کی بنیاد باری تعالی کا کلام ہی ہو سکتا ہی ۔ مگر یہہ اُس وقت تسلیم کیا جاسکتا ہی ۔ جب بنی نوع انسان کو خدا کے وجود کا پورا اطمینان ہو جاوے ۔ پیشتر کہ خدا کو اپنی ہستی کی تعلیم کی نسبت وہ منزل پہنچے کہ وہ ہم کو سکھلاوے کہ میں ایک ہوں وہ یہہ اظہار کرے بلکہ اظہار کرنا لازم ہی کہ میں ہوں ۔ اصول الہامیہ کی بنیاد خدا خود ہی اور جس سے کہ وہ ہم میں ظہور پاتا ہی منزل الہام ہی ۔ اور جس سے وہ علی الترتیب بیان ہوتا ہی ۔ منزل تعلیم اصول ہی ۔ قرآن کے کلمے کا بسم اللہ ہی مغالطہ وہ ہی کہ وہ امر تنقیح ۔ یعنے اللہ کے وجود کو بلا اثبات اثبات کے مرتبہ میں تصور کر کے برہان یا حجت کو قایم کرنے کو دوڑتا ہی ۔ بیشک خدا کی ہستی کی نسبت برہان قاطع پیش کیجاسکتی ہی ۔ مگر قرآن سے پہلے کئی ایک فلاسفروں نے خدا کی ہستی کی نسبت دلایل پیش کئے ۔ بلکہ دیگر مذاہب کی کتابوں سے بھی ظاہر ہی کہ وہ خدا کی ہستی کے قایل تھے ۔ مگر ہم نہیں کہہ سکتے کہ جو علم خدا کی ہستی کی نسبت اُن کو تھا وہ بذریعہ الہام تھا ۔ خدا کی ہستی کا علم اور خدا کا علم عطیہ اپنی نسبت دو مختلف امور ہیں ہم خدا کی نسبت علم انسان کی تواریخ میں نہ تو شاستر میں پاتے ہیں اور نہ قرآن میں ۔ عدم گنجایش کی وجہ سے ہم توضیع بیان اس ضروری امر میں نہیں کر سکتے ۔ مگر یہہ ایک ایسا امر ہی جس کی تصدیق ہونی چاہیے ۔ ہم کو اُمید ہی کہ مرزا صاحب اپنے اخبار الحکم میں اس امر کے بارے میں کچھ ریمارک کریں گے ✣

کہتے ہیں کہ شملہ میں چرچا ہوتا ہی کہ اگر آیندہ سرما میں پلیگ کا زور کلکتہ میں ہوا تو کئی افسر اور کئی سرکاری دفاتر شملہ میں ہی تمام سرما رہینگے ۔ اگرچہ گورنمنٹ کا منشا نہیں ہی کہ پلیگ کے بارہ میں کوئی سخت قانون نافذ فرماوے مگر تاہم اسکی روک کیلئے اگر ضروری معلوم ہوا تو کوشش کیجاویگی ✣

نورافشاں

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب۔ ایم۔ اے۔ اڈیٹر
پادری۔ ایچ گولکناتھ صاحب + پادری غلام مسیح صاحب } ایسوشیٹ
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے + پادری۔ پی۔ سی اپل صاحب } اڈیٹرز

پطرس کےخط

مکتوبٌ الیہ

اِس بات کے دریافت کرنے کے لئے کہ کن لوگوں کے پاس یہہ خط بھیجے گئے۔ مندرجہ ذیل مقاموں پر غور ہونا چاہیئے +

(۱) اُن مسافروں کو جو پنطس۔ گلتیہ۔ کپادقیہ آسیا۔ بطونیا کے ملک میں تتربتر ہوئے۔ ۱ پطرس ۱:۱ +

(۲) تم فرمانبردار فرزندوں کی مانند اُن بُری خواہشوں کی طرف جن میں تم اپنی نادانی کے وقت گرفتار تھے۔ پھر مت رجوع ہو۔ ۱:۱۴ +

(۳) تم نے خلاصی پائی اُن بیہودہ رسموں سے جو تمہارے باپ دادوں کی طرف سے چلی آتی تھیں ۱:۱۸ +

(۴) جس نے تم کو تاریکی سے اپنی عجیب روشنی میں بلایا تم آگے قوم نہ تھے۔ پر اَب خدا کی قوم ہو۔ آگے تم پر رحمت نہ تھی پر اب تم پر رحمت ہوئی۔ ۱ پطرس ۲: ۹ و ۱۰ +

(۵) سو تم بھی اُسکی یعنی (سرہ) کی بیٹیاں ہو۔ اگر نیکیاں کرو ۳: ۶ +

(۶) اِس واسطے کہ ہماری جتنی عمر غیر قوموں کی مرضی کے موافق کام کرنے میں گذری ہمارے واسطے بس ہی۔ وغیرہ۔ ۴: ۳ +

(۷) اُن کو جنہوں نے ہمارے خدا اور بچانیوالے یسوع مسیح کی راستبازی سے ہمارا سا ہم قیمت ایمان پایا ہی۔ ۲ پطرس ۱:۱ +

(۸) اے عزیزو میں تمہیں اب یہہ دوسرا خط لکھتا ہوں۔ ۲ پطرس ۳: ۱ +

مکتوب الیہ کی نسبت دو مختلف رائیں ہیں

اوّل کہ یہودیوں سے مسیحی ہوئے تھے۔

دوم غیر اقوام سے مسیحی ہوئے تھے۔

ان ہر دو رایوں میں اِس بات کا فیصلہ کرنا کہ کونسی رائے صحیح ہی ذرا مشکل ہی کیونکہ دونوں طرف قوی دلیلیں موجود ہیں۔ ہم ذیل میں ہر رائے کی نسبت دلائل پیش کرتے ہیں +

(۱) یہہ خط اُن لوگوں کے پاس بھیجے گئے جو اکثر یہودیوں سے مسیحی ہوئے تھے۔

اوّل لفظ (ڈاسپورہ) جسکا ترجمہ تتربتر ہوئے ایک اصطلاح ہی جس کی مراد اُن یہودیوں سے ہوا کرتی تھی جو بابل کی اسیری کے زمانہ کے بعد تمام مُلکوں میں منتشر ہوگئے تھے +

دوم۔ ہوسیع ۲: ۱۰ میں (جس کا حوالہ ۱ پطرس ۲: ۱۰ میں دیا گیا ہی) یہودی قوم کا تذکرہ ہی پس غالباً یہاں بھی یہودی مسیحیوں ہی کا تذکرہ ہی +

سوم۔ اِن خطوں میں پُرانے عہدنامہ کے اتنے حوالے دئے گئے ہیں۔ کہ نئے عہدنامہ کے کسی دوسرے حصّہ میں اتنے حوالے نہیں۔ یہانتک کہ پہلے خط کی لکیو پانچ آیتوں ہی میں تئیس حوالے پائے جاتے ہیں۔ بالمقابل اِس کے گلتیوں میں صرف تیرہ اور افسیوں میں صرف سات حوالے دئے گئے ہیں۔ اگر ناظرین خط یہودی مسیحی نہ ہوتے تو غالباً اتنے حوالے ہرگز نہ دئے جاتے +

چہارم۔ پطرس خصوصاً مختونوں کا رسُول تھا۔ اور پولُس غیر قوموں کا رسُول سمجھا جاتا تھا۔ دیکھو گلتیوں ۲: ۸۔ پس اُن اضلاع یعنی پنطس گلتیہ کپادقیہ وغیرہ میں جہاں مختونوں کے رسُول نے خط لکھا۔ گمان غالب ہی کہ غیر قوم مسیحیوں کے پاس نہیں بھیجا ہوگا +

پنجم۔ پہلے خط کے آخر میں خاتمہ کے وہی الفاظ پائے جاتے ہیں۔ جو یہودی لکھا کرتے تھے۔ یعنی سلامتی ہو +

ششم۔ یہہ حوالے یعنی ۱:۱۴ و ۱۸ و ۳: ۶ و ۴: ۲ پطرس ۱:۱۔ جو دوسری رائے کی تائید میں پیش کئے جاتے ہیں پہلی رائے کی مخالفت میں کچھ بہت زور نہیں رکھتے +

(۲) اُن لوگوں کے پاس بھیجے گئے جو اکثر غیر قوموں سے مسیحی ہوئے تھے +

اول (۱) ۱ پطرس ۱: ۱۴۔ صرف غیر قوم مسیحیوں پر صادق آتی ہی۔ لکھا ہی کہ اُن بُری خواہشوں کی طرف جن میں تم اپنی نادانی کے وقت گرفتار تھے۔ پھر مت رجوع ہو۔ غیر قوم پہلے نادانی کی حالت میں تھی نہ کہ یہودی؟

(ب) اسیطرح ۱: ۱۸ بھی جس میں ایک ایسی خلاصی کا ذکر ہی جو کہ باپ دادوں کے بیہودہ دستوروں سے ہی۔ غیر قوم مسیحیوں پر ٹھیک صادق آتی ہی۔ اگرچہ یہودیوں کی ریت رسموں کی خداوند مسیح کے آنے سے تردید ہوگئی تاہم اکثر خدا کی طرف سے مقرر شدہ تھیں سو غالباً پطرس نے اُن رسموں کو بیہودہ قرار نہ دیا ہوگا۔ لیکن غیر قوم کی رسوم بالضرور بیہودہ تھیں +

(د) ۱ پطرس ۴: ۳ و ۴ سے اُس دوسری رائے کی تائید میں ایک پُرزور بُرہان اور زبردست دلیل پیدا ہوتی ہی۔ لکھا ہی کہ ہماری جتنی عمر غیر قوموں کی مرضی کے موافق کام کرنے میں گذری وہی ہمارے واسطے بس ہی . . . . اِس پر وہ تعجب کرتے ہیں کہ تم ستھیداپن کی سختی میں اُنکے ساتھ نہیں دوڑجاتے

اور بدگوئی کرتے ہیں۔ اِس سے بڑی صفائی کے ساتھ مفہوم ہوتا ہی کہ ناظرین خط اکثر غیر اقوام سے مسیحی ہوئے تھے کیونکہ اُس زمانہ سے پہلے یہودی لوگ غیر قوموں کے ساتھ نہیں دوڑتے تھے۔ اور نہ اُنکی مرضی کے موافق کام کرتے تھے ہمیشہ یہودی قوم کی یہی بڑی خصوصیت رہی کہ جہاں کہیں جاتے سب سے الگ تھلگ رہتے تھے +

(س) ا پطرس ۳: ۶ میں اُن عورتوں کو جن کے پاس یہہ خط گیا بشرطیکہ نیکی کرنے کے (سرہ) کی بیٹیاں ہونے سے خطاب کیا گیا ہی۔ لہذا اِس سے بھی ثابت ہوتا ہی کہ یہہ عورتیں پہلے یہود میں نہ تھیں کیونکہ یہودی عورتیں تو (سرہ) کی اولاد میں سے سمجھی ہی جاتی تھیں +

(ل) ۲ پطرس ۱: ۱ سے بھی یہی دوسری رائے قائم ہوتی ہی۔ اِس میں " ہم قیمت ایمان کا ذکر ہی " جو " خدا اور بچانے والے یسوع مسیح کی راستبازی " سے ناظرین خط کو عنایت ہوا۔ اِس میں راستبازی کی مُراد بے طرفداری سے ہی جس کا مطلب یہہ معلوم ہوتا ہی کہ پطرس رسول یہہ بات ظاہر کرتا ہی کہ جو ایمان خدا کے فضل سے مجھہ یہودی کو حاصل ہوا۔ بے طرفدار خدا نے غیر قوموں کو بھی اُسی اندازہ سے عنایت ہوا +

دوم۔ دوسرے خط کی طرز کلام سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ ایک عام خط ہی جو تمام مسیحیوں کے واسطے لکھا گیا تھا۔ خواہ وہ یہودیوں سے مسیحی ہوئے ہوں خواہ غیر قوم سے۔ ۲ پطرس ۳: ۱ سے اچھی طرح ثابت ہوتا ہی کہ دونوں خط کے ناظرین ایک ہی تھے پس نتیجہ یہہ نکلتا ہی کہ پہلا خط خصوصاً یہودی مسیحیوں کے واسطے نہیں لکھا گیا +

سوم۔ وہ اضلاع جن کا ذکر ۱: ۱ میں ہی وہاں پولوس نے کام کیا تھا۔ اور ہر طرح سے واضح ہی کہ اکثر وہاں کی کلیساؤں کے شریک غیر قوم والے مسیحی تھے +

چہارم۔ اِس میں کچھہ شک نہیں ہی کہ وہ اصطلاح مذکور یعنی (ڈائسپورہ) یہودیوں کے حق میں استعمال کیجاتی تھی۔ تاہم تمام مسیحی روحانی طور پر اسرائیل اور ابراہیم کی اولاد سمجھے جاتے تھے۔ افسیوں ۶: ۱۶۔ پس ممکن ہی کہ غیر قوم مسیحیوں کے حق میں یہہ لفظ اِستعمال کیا جاوے۔

البتہ اِس پر یہہ اعتراض بھی ہو سکتا ہی کہ اُن اضلاع کے مسیحی لوگ تتر بتر نہیں ہوئے۔ بلکہ وہیں اُن کا گھر اور وہیں اُن کا وطن تھا۔ لیکن اِس اعتراض کے جواب میں یہہ بھی کہا جاتا ہی۔ کہ اُس زمانہ میں مسیحی لوگوں کا رِشتہ دنیا کے لوگوں سے ایسا عجیب تھا۔ کہ گویا وہ دنیا سے خارج تھے۔ اور اُن کے لئے یہہ دنیا ایک سرائے تھی (اور یہہ اب بھی ہی) پس ایسی حالت میں اِن لوگوں کے حق میں ذکر یہہ اُن اضلاع میں تتر بتر تھے) لکھنا بجا ہی +

پنجم۔ گمان غالب ہی کہ پطرس نے یہہ خط اُس وقت لکھا جبکہ پولوس قتل ہو چکا تھا۔ اور ایسے موقعہ پر پطرس کا اُن لوگوں کے پاس خط بھیجنا جو پولوس کے ذریعہ سے ایمان لائے تھے بیجا دخل اندازی نہ تھی۔ بلکہ اُنکو تسلی و تشفی دینے کے طور پر نہایت مناسب تھا۔

ششم البتہ اِن خطوں میں پرانے عہد نامہ کے بہت سے حوالے ہیں۔ لیکن بہت حوالوں کے ہونے سے یہہ دلیل پیدا کرنا کہ ناظرین ضرور یہودی مسیحی ہی تھے۔ قابل لحاظ نہیں۔ کیونکہ پُرانے عہد نامہ سے غیر قوم مسیحی بھی واقف تھے۔ وہ اسکو پڑھا کرتے تھے۔ اِس میں ڈھونڈا کرتے تھے۔ وہ اُنکی بھی بائبل تھی۔ پس یہہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہی کہ پطرس رسول (جسے پُرانا عہد نامہ قریباً یاد تھا) اُنہیں نصیحت کرنے میں بار بار حوالے دیتا +

ہفتم۔ پولوس رسول ہوسیع ۲: ۱۰ غیر قوموں کے حق میں استعمال کرتا ہی۔ دیکھو رومیوں ۹: ۲۵، ۲۶ +

اور اِس میں کچھہ شک نہیں کہ آیت مذکور غیر قوموں پر بہت ٹھیک صادق آتی ہی اور غالباً روح پاک نے ہوسیع کی معرفت یہہ خاص الفاظ اِسواسطے اِستعمال کئے۔ کہ آئندہ زمانہ میں غیر اقوام بھی خدا کی رحمت میں شریک ہونے والی تھیں +

فیصلہ

جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔ اِن ہر دو رایوں میں قطعاً فیصلہ کرنا آسان نہیں۔ ہر دو طرف کی دلیلیں پیش کردی گئیں ہیں۔ ہر ایک شخص بطور خود فیصلہ کرے تاہم یہہ کہنا نامناسب نہ ہوگا کہ ہمارے خیال میں دوسری رائے کی دلیلیں زیادہ موزون اور مضبوط ہیں دوسری رائے کی تائید میں جو آیتیں پیش کی گئیں ہیں۔ اُن میں سے بعض مثلاً ا پطرس ۴: ۳، ۴ براہین قاطع کا حکم رکھتی ہیں۔ ہمارے خیال میں مکتوب الیہ اکثر وہ مسیحی تھے جو غیر اقوام سے مسیحی ہوئے تھے +

مراسلات

چرچ کونسل کی ضروریات

نمبر ۱

ممبر مسیحی کی رائے کی بنا پر

پنجاب ڈسٹرکٹ نیٹو چرچ کونسل چرچ کونسل کی حالت پر کوئی دو تین برس سے گفتگو ہو رہی ہی۔ اور پنجاب اور ممالک مغربی و شمالی سے مختلف تجویزیں ہمارے پاس

آئی ہیں اِن سب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہی کہ ایک خام اور غلط بنیاد پر جو عمارت قائم ہو گئی ہی۔ اُسی کو باہر ہی باہر سے دلکش بنانے کی کوشش کیجا رہی ہی۔ بجائی چرچ کونسل کا کام ہی کہاں ہی جس جگہ دیکھئے سارا عملہ سی۔ ایم۔ ایس کانفرنس کا ہوتا ہی۔ صرف ایک اسسٹنٹ پاسٹر کے مہیا کر دینے سے سٹیشن چرچ کونسل کا کہلانے لگ جاتا ہی۔ یورپین مشنری کو عموماً کونسل سے کچھ ہمدردی نہیں ہوتی بعض تو ظاہرا مخالفت کرتے ہیں۔ کلیسیا نہ تو اپنی ذمہ وار ہوا اور نہ ہی کونسل سے اپنے تعلق کو صاف طور پر سمجھتی ہی اور بیچارہ اسسٹنٹ پادری صاحب کی مرضی کا بندہ ہوتا ہی ✦

کہاں ہی ایک بھی ایسی پاسٹریٹ کمیٹی جو اپنی کلیسیا کا خود انتظام کرتی ہو۔ کہاں ہی ایک بھی ایسا سٹیشن جہاں کانفرنس کا انتظام نہ ہو۔ شملہ۔ امرتسر۔ اور لاہور میں تو چرچ کونسل کے سٹیشن لیکن واں کے انتظام میں کونسل کا کیا دخل ہی؟ کلارک آباد اور بہڑوال کس کے انتظام میں ہیں؟ اجنالہ میں کس کا زور ہی؟ امرتسر چرچ کونسل کا ہیڈکوارٹر ہی اور حقیقت یہہ ہی کہ اسے کونسل کا سٹیشن کہنا ہی محض غلطی ہی۔

یہہ امر ایسا صاف ہی کہ ہم حیران ہیں کیوں چند سال سے یہی غلطی چلی آتی ہی۔ جس جگہ کونسل کا کام ہو واں ضرور ہی کہ کانفرنس کا کچھ بھی تعلق نہ ہو۔ سب کارندے کونسل سے تعلق رکھیں اور حتی الوسع کوئی یورپین واں نہ رہے۔ اگر دیسی نہ ملے اور یورپین ہی رکھنا پڑے تو چاہیئے کہ وہ کونسل کا بنکر رہے اور کانفرنس سے اپنا قطع تعلق کرے۔ کیا چرچ کونسل غور کے بعد ہماری اِس تجویز پر اپنی رائے دیگی؟

از سیمی

(بابت فروری ۱۸۹۸ء کو)

نمبر ۲

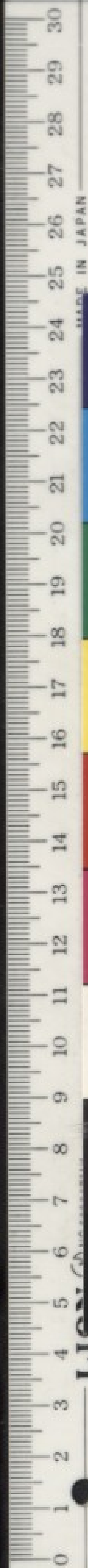
از بابو ہری سی سنگھا

آج ہم اِس جگہ میں چرچ کونسل کے سالانہ جلسے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ پچھلے سال جب ہم یہاں اسی موقعہ پر اکٹھے ہوئے تھے تو ہمارا خیال تھا کہ وہ چرچ کونسل کا آخری اجلاس ہوگا۔ ہم نے کثرت رائے سے چرچ کونسل کے جائے نشین۔ یونائٹڈ کونسل مقرر کرنے کیلئے پیش کیا تھا مگر پرینٹ کمیٹی نے اس کو منظور نہیں کیا۔ انہوں نے حکم دیا کہ چرچ کونسل بدستور جاری رہے ہم یقین رکھتے ہیں کہ خدا اپنی کلیسیا میں کام کرتا ہی۔ اور یہہ فیصلہ اُسی کی طرف سے ہی۔ آج کا جلسہ چرچ کونسل کی زندگی کی تیسری منزل کا شروع ہی۔ اس وقت اس کی پچھلی حالت پر سرسری نظر کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ اس سے ہم اپنی کمزوریوں اور نقصوں کو اور خدا کی رحمتوں کو معلوم کریں گے ✦

(۱) یہہ چرچ کونسل ۱۸۷۷ء میں جاری کیگئی تھی۔ اُس وقت اِس میں صرف ایک ہی یورپین مشنری صاحب تھے۔ جو میر مجلس تھے اور باقی سارے ممبر دیسی تھے۔ اور یہہ ابتدائی حالت تھی۔ اور یہہ حالت ۱۸۹۰ء تک رہی۔ اِس عرصہ میں چرچ کونسل نے اپنے مقصد کو یعنی سلف سپورٹ۔ سلف اکسٹنشن اور سلف گورنمنٹ میں ترقی نہیں کی۔ مگر یہہ حصہ چرچ کونسل کی زندگی کا فائدہ سے خالی نہیں رہا۔ چرچ کونسل کے سالانہ جلسے کے وسیلے سے پنجاب کی مختلف جگہوں سے معزز عیسائی بھائی اکٹھے ہوئے اور بات چیت کرنے سے اُن میں برادرانہ محبت اور یگانگت کی ترقی ہوئی۔ اور رابطۂ اتحاد بڑھا اور اپنے فرائض جو کلیسیا کی طرف ہیں۔ اُن پر چرچا کیا۔ اور اپنی ذمہ واریوں سے واقف ہوئے۔ اور تدبیریں سوچنے لگے کہ جس کام کے لئے کونسل مقرر ہی۔ اُس کو کس طرح سے انجام دیا جاوے۔ اُن کو اِس عرصہ میں معلوم ہوا کہ کونسل کے قواعد اور قوانین میں بہت سی تبدیلی کی ضرورت ہی۔ ان کو پیرنٹ کمیٹی کے سامنے اس طرح سے بیان کرنا کہ جس سے اُن کی توجہہ اِس طرف ہو اور نقص رفع کئے جائیں اُن کی طاقت سے باہر تھا ✦

(۲) مصیبت کے وقت خداوند کو پکارو۔ کہ وہ تمہاری سُنیگا۔ یہہ وعدہ کونسل کے حق میں عجیب طرح سے پورا ہوا ✦

۱۸۹۱ء کے سالانہ اجلاس میں ایک ڈرافٹ رولز پیش کئے گئے تھے۔ اُسمیں لفظ نیٹو نہیں تھا۔ اس میں صرف یہہ تحریر تھا۔ چرچ کونسل کے تجویز شدہ قواعد۔ اس سے حاضرین جلسہ نے سمجھا کہ پیرنٹ کمیٹی نے دیدہ دانستہ لفظ نیٹو اُڑا دیا ہی۔ اور چاہتی ہی کہ کونسل دیسی اور یورپین دونوں سے بنائی جاوے۔ اور اسی خیال سے سکرٹری اور خزانچی دونوں یورپین مقرر کرنے کے لئے پیش کئے گئے۔ اور کمیٹی موصوف سے درخواست کیگئی کہ چند تجربہ کار اور لائق مشنری کونسل میں داخل کئے جاویں۔ کمیٹی نے اُسکو منظور کیا۔ اور تب سے پچھلے سال تک سوائے چیرمین کے اور بھی یورپین کمیٹی میں شامل رہے۔ اگرچہ یہہ تبدیلی غلطی سے ہوئی تو بھی ہم اس میں خدا کا ہاتھ دیکھتے ہیں۔ اِس کے وسیلے سے چرچ کونسل کی کارروائی کے نقص یورپین ممبران کے وسیلے سے اوروں پر ظاہر ہوئے۔ اور کانفرنس اور چرچ کونسل کی طرف سے ایک جوئنٹ کمیٹی مقرر ہوئی۔ کہ چرچ کونسل کی کارروائی کی بابت سوچ فکر کر کے رپورٹ کرے۔ اس کمیٹی کے وسیلے سے چرچ کونسل کے طرفداروں کی اور اُن کی جو برخلاف تھے رائے ظاہر ہوئی۔ اُنہوں نے جو صلاح چرچ



کونسل کی نسبت پیرنٹ کمیٹی کو دی منظور نہیں ہوئی۔ کہیں تو بھی اِس سے چرچ کونسل کو بہت ہی فائدہ پہنچیگا یقین ہی کہ اِن نقصوں کو جن کی فریقین تصدیق کرتے ہیں۔ پیرنٹ کمیٹی رفع کردیگی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اُنہوں نے ایک کو رفع کردیا ہی۔ پیشتر مشنری چیرمین کے اور اور بہت کام تھے۔ صرف فرصت کے وقت چرچ کونسل کا کام کرتے تھے۔ اب پیرنٹ کمیٹی نے مہربانی کر کے ایک چیرمین مقرر کیا ہی۔ جس کا خاص کام یہی ہی۔ اور اُمید کامل ہی کہ اِن کی سعی اور کوشش سے چرچ کونسل کی ترقی ہوگی۔ اور ایک نقص ہی جس کے بارے میں سب متفق ہیں۔ وہ یہہ ہی۔ کہ جب تک سارے پاسٹرینٹ جو کونسل میں شامل ہیں۔ دل و جان سے مدد نہ کریں۔ تب تک کامیابی کی اُمید نہیں ہو سکتی پچھلی ناکامیابی کا ایک خاص سبب یہہ بیان کیا جاتا ہی۔ کہ پادری صاحبان نے کونسل کی مدد نہیں کی ہی۔ بلکہ اُس کے برخلاف رہے ہیں۔ بیشک باہمی اتحاد کامیابی کی ایک شرط ہی اگر چرچ کونسل میں صرف انہیں پاسٹروں کو شامل کیا جاوے جو دِل سے مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور کونسل کی قواعد اور قوانین پر عمل کرنا چاہتے ہیں تو کامیابی کی زیادہ اُمید ہو سکتی ہی بہ نسبت اِس کے کہ سارے پاسٹریٹ اسمیں شامل ہوں خواہ اُسکا پاسٹر دیسی ہو یا نہ ہو۔ خواہ اُس کے تابع کام کرنا چاہے یا نہ چاہے۔ اِس غرض سے بہتر ہوگا کہ چرچ کونسل میں صرف کلارک آباد۔ بہڑوال۔ اور اجنالہ بالفعل شامل ہو دیں۔ اِسطرح بیشک کونسل کی آمدنی قدرے گھٹ جاویگی۔ لیکن دیسیوں کی کوشش زیادہ ہوگی[*] اور چیرمین کا اختیار برائے نام نہیں ہوگا +

علاوہ ازیں ایک اور نقص یہہ ہی کہ سب کے سب چاہتے ہیں کہ دیسی کلیسیا کے اوپر کچھ بوجھ رکھا جاوے۔ لیکن ابھی تک حقیقت میں کچھ بوجھ نہیں رکھا گیا۔ ایسا کوئی کام نہیں ہی جس کو اگر چرچ کونسل کرے۔ تو وہ ہو اور اگر نہ کرے تو نہ ہو سکے۔ بہتر ہوگا کہ کوئی نیا استاد یا کوئی ماسٹر مقرر نہ ہو۔ اور گرجا یا سکول نہ بنے۔ جب تک کہ دیسی لوگ کسی خرچ کا ایک مقرری حصہ نہ دیویں۔ خواہ وہ کیسا ہی خفیف کیوں نہ ہو۔ اِس طرح سے اُن کو یاد رہیگا۔ کہ کام ہمارا ہی اور مشن صرف مددگار ہی +

دیسی کلیسیا کی آزادگی کی تیاری کے لئے ضروری معلوم دیتا ہی کہ پیرنٹ کمیٹی عام قواعد بنادیوے اور ہر جگہ کے لوگ اپنے حالات کے موافق اُس کے مطابق خاص قانون بنادیں۔ میں اپنا مطلب ایک مثال سے ادا کرتا ہوں۔ بجائے چرچ کمیٹی کے قانون کے اِس میں اتنے ممبر ہوں۔ اور اتنے عرصے کے بعد بدل جاویں۔ اور ان میں سے اتنے فیصدی سرکاری ملازم ہو ویں۔ اور اتنے مشن کے کارندے ہوں۔ یہہ مقرر ہو کہ چرچ کمیٹی ہو۔ اور اسمیں مشن کے اور دیگر عیسائی شامل ہوں۔ موجودہ قانون کے موافق اگر کوئی سرکاری ملازم ہو۔ تو خواہ وہ کسی قسم کا رعب یا لیاقت رکھتا ہو یا نہیں۔ اسکو مقرر کرنا پڑتا ہی جس سے بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا ہی ایک اور بات اِس بارے میں یہہ ہی کہ جو کام کرتا ہی وہ کونسل کو بتایا جاوے۔ اور کس طرح سے وہ کیا جاوے۔ اور کب کیا جاوے۔ وغیرہ۔ اور کونسل کی مرضی پر چھوڑا جاوے پیرنٹ کمیٹی کو یقین کرنا چاہئے کہ دیسی لوگ دیسی طور پر اپنے گذارے کے لائق گرجا اور سکول تعمیر کروا سکتے ہیں ایسے کاموں میں اگر ان کو مفصل ہدایات دی جاویں۔ تو اُن کو اپنی دور اندیشی اور عقل خرچ کرنے کی کوئی جگہ نہ رہیگی۔ غرض ہم کو چاہئے کہ جو ہماری سمجھ میں بہتر بندوبست معلوم ہوتا ہی۔ اسکو پیرنٹ کمیٹی کے سامنے پیش کریں اور خدا سے دعا کریں کہ صلاح اور مشورت میں وہ اِسطرح ہدایت کرے کہ اُسکے وسیلے سے پنجاب میں خدا کی کلیسیا مضبوط اور استوار بنیاد پر کھڑی ہوتی جاوے +

نمبر ۳

از مولوی عماد الدین ۔ ڈی ڈی

ہمارے بعض بھائی چرچ کونسل کی مشکلات پر بہت فکر کرتے ہیں۔ بلکہ اپنی گہری نگاہ سے سوچ سوچ کے وہم کے طور پر مشکلات تلاش کرتے اور آپ حیران ہوتے اور دوسروں کو حیران کرتے ہیں۔ ذرا غور کرنا چاہئے کہ سب دینی انتظام اور عقائد وغیرہ امور صرف ایمان اور اُمید کی بنا پر قایم ہیں نہ کہ حل مشکلات پر اور انتظام دنیاوی کی پختگی پر۔ ہم نے خدا کو مانا ہی۔ اُس فضل سے جو ہمارے دلوں میں موثر ہوا ہی نہ کہ دہریوں کے اعتراضات توڑ کے مسیحی دین کو مانا ہی باطنی روشنی کے سبب سے نہ کہ مخالفوں کی بکواس کو دفع کر کے۔ سب سوسائٹیاں جو دین مسیحی کو پھیلانا چاہتی ہیں۔ کیا انہوں نے اُن سب مشکلات کا انتظام کر لیا ہی۔ جو غیر اقوام سے اُن کے سامنے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ وہ سب خدا کے وعدوں پر بھروسہ کر کے ایمان کے ساتھ اپنا کام کر رہے ہیں۔ اور اُن کی مشکلات خدائے تعالیٰ آپ ہی آپ وقتاً فوقتاً آسان کرتا رہتا اور وہ کامیاب ہوتے چلے جاتے ہیں +

ہم بھی ایمان اور اُمید سے چرچ کونسل کا کام کرتے ہیں ہم مشکلات کی طرف کیوں نگاہ کریں کہ ہمیں پطرس کی طرح کہنا پڑے کہ اے خداوند میں ڈوبا مجھے بچا۔ تب وہ یہی جواب دیگا کہ اے کم اعتقاد تو کیوں شک لایا +

کوئی کہتا ہی کہ چرچ کونسل کو سوسائٹی کے کارندوں

[*] نوٹ ۔ یوں دیسیوں کی نہ صرف کوشش زیادہ ہوگی بلکہ اُنکو اپنے کام کی زیادہ فکر ہوگی اور وہ کوشش اور ہمت سے کام کرینگے اور بیلائی نتیجہ کو پہنچینگے

سے مطلقاً الگ ہوکے اپنا کام کرنا چاہیئے۔ میں کہتا ہوں کہ ہاں یہی حقیقی ارادہ ہے۔ لیکن باآہستگی اور ایک بڑے عرصہ کے بعد ایسا ہوگا۔ اور خود بخود ایسا ہوگا۔ ابھی ہم کچھ کچھ ساتھ ساتھ رہیں۔ اور کچھ کچھ الگ کام کریں۔ کیونکہ وقت ایسا ہی ہے*

ہمارے بعض جوان بھائی سمجھتے ہیں کہ بعض جگہوں سے خصوصاً امرتسر سے کہ چرچ کونسل کا ہیڈکوارٹر ہے سی۔ ایم۔ ایس۔ کے کارندے یک لخت الگ ہوجائیں اور چرچ کونسل اپنا کام کرے۔ یہہ ابھی نہیں ہوسکتا فی الحال کام کا ایک حصہ کونسل والے کرسکتے ہیں۔ جب تک قوت آوے اور وقت پہنچے*

(راقم بندہ عمادالدین لاہز)

اِقبالمندی سے بگڑ گیا

جس طرح لوگوں کی طبیعت مختلف قسم کی ہوتی ہے اُسیطرح غرور بھی مختلف قسم کا ہوا کرتا ہے اگر اِس کے معنے اُلٹے سیدھے نہ لگائے جائیں۔ ایک اِنسان جو برباد ہونے تک بلند کیا جاوے جیسا ہم پہلی مثال میں دیکھتے ہیں۔ کہ دولت کے فخر سے۔ اِس کے لئے بڑا نصیب نہ چاہیئے۔ مناسب نہیں کہ اِنسان دولت پر ایسا نازاں ہو۔ ایسے لوگ اِس پر بہت کم توجہ کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم بلند ہوئے اور کسی بات سے نہیں صرف اپنی تدبیروں سے وہ خود اپنے نصیب کے بنانے والے آپ ہیں اِس لئے وہ اپنے سر اِدھر اُدھر پھیرتے ہیں۔ اور طرح طرح کی بُرائیاں ہانکتے ہیں۔ ایسا کہ اپنے ہمعصروں سے گفتگو کرنا اِسکو وہ بُرا حکم سمجھتے ہیں۔ مجھے ایسی مثالیں یاد ہیں جو لوگ دیہات سے شہر لندن میں آئے جن کے پاس دو روپے بھی نہ تھے۔ تو بھی انہیں ایسے موقعے ہاتھ آئے کہ وہ روز بروز ترقی کرتے گئے۔ یہانتک کہ تھوڑے ہی عرصے میں وہ بڑے دولتمند ہوگئے مگر میں نے یہہ دیکھا کہ اُنہوں نے اِس بات کی اچھی فکر کی تھی کہ اپنے باپ کی جھونپڑی اور ماں کے چرخے کی کچھ بھی خبر نہ دی۔ اب تو وہ بڑے سوداگر اور بڑے چرچ میں جانے کے لائق ہوگئے۔ اَب وہ چھوٹے چرچ کو نہیں جاسکتے اور اُنکی گفتگو اور لہجہ ایسا ہوگیا ہے کہ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہہ آدمی کس دنیا سے چلے آتے ہیں*

یہہ تو بہت ادنیٰ بات ہے۔ اِن سبھوں کے بعد خاص بات یہہ ہے کہ اِنسان میں عاجزی اور فروتنی ہو۔ کہتے ہیں کہ امریکہ کے باسٹن شہر میں لٹریچر کی بڑی قدردانی ہے۔ وہاں اکثر یہہ سوال ہوا کرتا ہے کہ فلاں شخص کس قدر اِستعداد رکھتا ہے۔ فلادلفیہ میں جہاں لوگوں کی شان و مرتبہ کا بہت خیال ہے۔ یہہ سوال ہوا کرتا ہے کہ اِس کا باپ کون ہے۔ اور نیویارک میں جہاں زرپرستی ہے۔ وہاں کے لوگوں کا یہہ سوال ہوا کرتا ہے کہ وہ کس قدر دولت رکھتا ہے۔ مگر اِن ساری باتوں کے حساب سے ہم کچھ حاصل نہیں کرسکتے۔ کیونکہ آخر سوال یہی رہتا ہے کہ کیا وہ اچھا آدمی ہے؟

سلیمان کہتا ہے کہ احمقوں کی اقبالمندی اِسکو بگاڑتی ہے اِس سے یہہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ اقبالمندی کی زندگی سے اخلاقی اور روحانی برائیاں لازم آتی ہیں۔ کیونکہ خُدا تم کو کھڑے رکھنے کی طاقت رکھتا ہے۔ یہہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہم ایسی مثال بتاسکتے ہیں جس سے یہہ معلوم ہوگا کہ ایک شخص جس کی گود میں پیسے ایسے گر رہے ہوں۔ جیسے دریا کی باڑھ۔ مگر تاہم وہ شخص بڑا حلیم اور خاکسار رہا جیسا کہ وہ پہلے تھا۔ اور اپنی دولت اچھے روز نیک کاموں میں صرف کی*

صاحبو خُدا تم کو تمہارے ہر ایک کام میں برکت دے اور تمہارے لئے دولتمندی اور آرام کے راستے کھولے مگر تمہارا غریبی اور مفلسی کی حالت میں رہکر زندگی کاٹنا اُس سے بہتر ہے کہ تم غربا کی مانند دولت اور اقبالمندی سے بگڑ جاؤ*

میں تمہیں جتلایا اور جگایا چاہتا ہوں کہ اندنوں ایک سوتا بڑے زور شور سے بہہ رہا ہے۔ یعنے بہتیرے جنہوں نے اپنی عقل کو دین سے زیادہ سمجھا۔ اور جو شاید بڑے ہوشیار لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے مسیحی مذہب کو خیرباد کیا یہہ کہکر کہ ہماری سُدھری ہوئی عقل ہمیں مجبور کرتی ہے کہ دین کچھ چیز نہیں ہے۔ ایک وقت تھا کہ وہ ہمارے چرچ کے ممبر تھے سنڈے اسکول کے ٹیچر تھے۔ مگر اَب وہ اپنی عقل اور شیخی سے ایسے اونچے بنگئے کہ جس سے وہ برباد ہوگئے اُنہوں نے خیال کیا کہ ہم میں ایسی طاقت ہے کہ ہم اُسکو حل کرسکتے ہیں جو ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ اُنہوں نے سمجھا کہ ہمیں ہر ایک بات کا سمجھنا ضرور ہے۔ اُنہوں نے اِسلیئے کسی بات پر ایمان نہ رکھا۔ اِسلیئے کہ وہ نہ سمجھ سکتے تھے آہ یہہ نہایت خوفناک لعنت آدمی کے لیئے ہے۔ یہہ علت اسکو لیجاتی ہے سخت تاریکی اور تکلیف میں جس کا بیان زبان نہیں کرسکتی"۔ اور بے ایمانی جب ایک وقت پیدا ہوئی تو قریب یقین کے ہے کہ وہ جلد نیست ہو نہیں سکتی۔ سب سے زیادہ کمبخت وہی لوگ ہیں جو ایمان سے برگشتہ ہوگئے۔ اُن کی حالت بہت ہی نازک ہے ایسا کہ اُس کو آسانی سے گراسکتے ہیں۔ اِس کی بابت بہت کچھ صفائی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ سچائی خود اپنی روشنی سے آپ چمکتی ہے اور اندرونی ثبوت جو بیبل میں عقلمند دل کو ملتا ہے۔ وہ مسخروں کے منہ بند کرنے کو کافی ہے۔ وہمی اور شکی دل کے سامنے تم منت و عاجزی مت کرو کیونکہ وہ ایسا تیغ ہے کہ وہ تمہاری منت کرے جو شخص تمہارے ایمان کے لوٹنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ بہت بڑی غلطی کرتا ہے۔ بہ نسبت اُس کے جو تمہاری دولت کا خواہاں ہے۔ یہہ بات کیسی قابل

رحم ہی کہ ایک شخص جو اپنے آپ کو مسیحی ظاہر کر رہا ہو اور ایک مسخرا اُسکے سامنے آگے کوّے کی طرح گنگناتا ہو۔ اور وہ بیچارا خاموش کھڑا رہے ایسا کہ گویا اُسکے کھڑے رہنے کو جگہہ نہیں ہی ۔

میرے بھائیو سب سے زیادہ عقلمندی مسیحی سچائی کو قبول کرنی ہی چند سال گذرے سائنس اپنے مذہب کو بڑا خوفناک معلوم ہوتا تھا مگر اب وہ ایسا کچھ کر نہیں سکتا۔ میں بڑی احتیاط اور ہوشیاری کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ سائنس کی تلاش مسیحی کلیسیا کے ایمان کی طرف ہی۔ اِس کے مخالف نہیں۔ اِن مباحثوں سے جو نتیجہ نکلا ہی وہ یہہ ہی کہ جو مشکلات ایک دوسرے کے سامنے آتی ہیں وہ اُسے مشکل تر معلوم ہوتی ہیں بہ نسبت اُس کے کہ جو مشکلات ایک کرسچن کے سامنے ہوں۔ تم میں سے ہر ایک کو جسے ذرہ برابر بھی ایمان ہی میں کہتا ہوں حواری کے ہم زبان ہو کر تم اپنی اُمید ترک مت کرو کہ جس کے اجر میں تمہیں بہت بڑا اِنعام ملنے والا ہی ۔

سب سے ادنیٰ دلیل یہہ ہی کہ مسیحی ایمان اور دہریہ پن اِن دونوں میں کون زیادہ آرام اِنسان کو دے سکتا ہی ایک والٹیر یا پین کی مشقت اور جان وسلی کی محنت کا مقابلہ کرو۔ کیا تم سچائی سے کہہ سکتے ہو کہ اُنہوں نے کسی کو سکھی اور اچھا بنایا؟ تو بھی کون اُسکو قبول نہ کریگا کہ جان وسلی کی معرفت ہزارہا ہزار لوگ نورانی ہو گئے۔ اور اُنکی موت تسلی کے ساتھ ہوئی۔ آہ تم اپنی عقل کو جو خدا نے تم کو دی ہی سب طرح سے اِستعمال میں لاؤ۔ خیال کرو اور دیکھو جو کچھ کر تم کر سکتے ہو اُنہیں با فراغت کام میں لاؤ مگر اِن سبھوں کی باگ دینداری کی غریبی کے ہاتھ میں رہنے دو۔ ورنہ تم اِن باتوں میں بھول جاؤ گے۔ اور مغرور بنکر بہت اونچے ہو گے کہ جس شرارت کی غلطی سے تم نیچے گر و گے ۔

پیارے دوستو اُمید ہی کہ غربا نے ہم سبھوں کو ایک عمدہ سبق پڑھایا ہی۔ ہم سب فضولیات میں زیادہ مصروف ہونیوالے اور اِس میں جھکنے والے ہیں۔ اگر ہمارے پاس زر ہو یا عقل اور فہمائی یا علم و ہنر رکھتے ہوں۔ تو ہم بہت جلد چڑھ جاتے ہیں اگر یہہ نہیں تو اور کوئی دوسری بات ہی کہ جس سے ہم مغرور ہوتے۔ شیطان وہ بات ڈھونڈھا کہ جس میں ہم کچے ہیں نکالیگا۔ اور وہیں ہم کو پھنسائیگا۔ تو پھر کہاں ہی وہ جگہہ کہ جہاں ہم بے خطر رہیں گے؟ اِس کے جواب دینے میں میں ایک ذرا بھی دیر نہ کروں گا۔ کہ صلیب کے نیچے ایک ذرا صلیب پر چڑھائے ہوئے نجات دہندہ کی طرف نظر کرنا کافی ہی۔ اُس شخص کے لئے جو کہ ہر طرح کی فضولیات اور غرور سے بھرا ہوا ہی اِس کے خالی کرنے کو۔ وہ نظارہ ہمارے گناہ ہمیں پورے طور پر بتلاتا ہی وہ کافی ہی ہمیں اُس گناہ کے بتلانے کو کہ جو ہم کو دوزخ کے نیچے دباتا ہی۔ آہ وہی ہم کو رحم بھی بتلاتا ہی۔ ہمارا گناہ جو پہاڑ کی مانند ہی۔ اُس کے درمیان میں نجات کے گیت کی آواز گونج رہی ہی کہ سب گناہوں کی معافی۔ صفائی سب میلے پنے سے اور سب اندھیرے کے بدلے میں اُجالا اور تندرستی سب بیماریوں سے۔ آہ بھائیو یقین کرو کہ اس انجیل نے کبھی غلطی نہیں کی۔ ایک بھی گنہگار ایسا نہیں کہ جسنے مسیح یسوع کیطرف غریبی سے نظر کی ہو اور پوری نجات نہ پائی ہو۔ میں تم سے التماس کرتا ہوں کہ تم اپنا ہاتھ اُس کو دو۔ جو سب سے زیادہ بہتر دوست ہی جب اُس سے ملو میں تمہیں کہتا ہوں تم اُسے قبول کرو کہ سب سے اعلیٰ بخشش خدا سے آتی ہی۔ میں تمہیں وہ خفیہ راز بتلاتا ہوں کہ جس کا آخر نہیں۔ اور ایسا سکھ کہ جس کی انتہا نہیں۔ میں تمہیدی منت کرتا ہوں تم پورا اطمینان رکھو کہ جس سے تم آئندہ بے زوال زندگی حاصل کر سکو۔ محمد صاحب کی قرآن میں ایک عجیب بات ہی وہ کہتی ہی کہ ابراہیم جب مسافرت کو نکلا تو وہ مذہبی سچائی کی نسبت کچھ نہ جانتا تھا اُس نے اوپر نظر کی اور ستاروں کو دیکھا اور کہا کہ یہہ خدا ہی۔ اور جب وہ نظر سے غائب ہو گیا تو اس نے کہا کہ میں ایسے خدا کو نہیں مان سکتا۔ تھوڑی دیر میں بڑے بڑے ستارے نکلے۔ تب وہ بولا کہ یہہ میرا خدا ہی۔ جب وہ بھی غائب ہو گئے تو کہا میں ایسے خدا کو نہ مانونگا جس کو تنزل ہی۔ پھر جب چاند نکلا تب اُس نے پکارا کہ وہ ہی میرا خدا لیکن جب چاند بھی جاتا رہا اور سورج نکلا اُس نے اِس کو سجدہ کیا اور کہا کہ بیشک یہی خدا ہی۔ مگر گردش فلک جب دن کے بادشاہ کو پچھم کی جھاڑیوں کیطرف نیچے لیگئی تب ابراہیم نے اُس پاک اندھیرے اور اُجالے کے درمیان شام کے وقت اپنا منہہ اوپر کو اُٹھایا جہاں دھیما اور شانت آسمان ہی اور زور سے پکارا کہ میں اپنے تئیں اُسکے سپرد کرتا ہوں جو تھا اور ہی۔ اور ہوگا۔ باپ ہی وہ سورج اور چاند اور ستاروں کا اس کو کبھی زوال نہیں وہی ہمیشہ کا نور ہی"۔ میں تم سبھوں کو اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں اب اور ہمیشہ کو ۔ آمین ۔

(راقم جے۔ بی۔ ایل۔ راز بمبئی)

ایمان کی بُنیاد

یہہ بنیادی پتھر ہی

یسوع مسیح اپنی قدرت سے

آخر تک بچا سکتا عبر ۷: ۲۵	گرنے سے بچا سکتا یہوداہ ۲۴	ہر طرح کی نعمت بڑھا سکتا ۲ قرن ۹: ۸

یسوع مسیح پر ایمان لانا

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(یہہ چار ستون بائبل میں)

دینی خبریں

جزائر نیو ہیبرڈیز میں انجیل کا پھیلنا

جزائر نیو ہیبرڈیز میں جو جنوبی پیسیفک سمندر میں واقعہ ہیں تیس آباد جزیرے ہیں۔ اُن میں ایک ہی قوم آباد ہے جسکو ملایا یا پالینیشیا کہتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس قوم کی اصل ایشیائی ہے۔ یہہ لوگ بڑے قد آور اور مضبوط ہوتے ہیں۔ اُن کا رنگ زرد اور بال چمکیلے سیاہ ہوتے ہیں وہ سب کے سب ایکہی زبان بولتے ہیں۔ مگر اُن کی بولیوں میں کچھ کچھ فرق ہے جیسا کہ پنجاب میں ایک ہی زبان پنجابی بولی جاتی ہے۔ مگر تو بھی لاہور اور ملتان کی بولی میں کسی قدر فرق ہے ❖

جب مشنریوں نے جا کر کام شروع کیا۔ اُس وقت جنوبی سمندر کے جزیروں کے اکثر باشندے آدم خور اور وحشی تھے اور ننگے رہا کرتے تھے۔ تو بھی جن جن سوسائیٹیوں کی طرف سے وہاں کام جاری کیا گیا۔ خدا کے فضل سے اُن کی محنتوں پر برکت ہوئی اور ہزاروں لوگ مسیحی ہو گئے ہیں۔ چونکہ انگریزی مشنری جیسا کہ اور جزیروں کے باشندوں کے ساتھ ویسا ہی ان لوگوں کے ساتھ بھی بڑی مہربانی اور محبت سے پیش آتے رہے اور برعکس اس کے فرانسیسی لوگ اُنپر ظلم و تعدی کرتے رہے۔ اِس واسطے وہ سب کے سب چاہتے ہیں کہ سرکار انگریزی ان جزیروں کو اپنی سلطنت میں ملا لیوے ❖

تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ فرانسیسیوں کی طرف سے رومن کیتھلک پریسٹ نیو ہیبرڈیز میں بطور پولیٹیکل ایجینٹ کے بھیجے گئے۔ چند ماہ ہوئے کہ ان میں سے ایک جزیرے کے غیر قوم باشندوں نے درخواست کی۔ کہ ایک پروٹسٹنٹ مشنری اُن میں رہکر یسوع مسیح اور اُسکی نجات کی خوشخبری دیوے جب وہ کچھ زمین اُس کے پاس فروخت کر رہے تھے تو پریسٹوں نے اُنکو گالیاں دیں اور یہہ کہکر ڈرانے کی کوشش کی کہ اگر تم پروٹسٹنٹ مشنریوں کو اپنے جزیروں میں رہنے کی اجازت دوگے تو تم پر بڑی مصیبت آویگی۔ اُنہوں نے مشنریوں کو بھی بہت کچھ برا بھلا کہا اور آخر کار جب اُنہوں نے دیکھا کہ وہ لوگوں کو ڈرا کر زمین کے بیچنے سے ہٹا نہیں سکتے۔ تو اُنہوں نے زمین کے لئے تین بندوقیں اور دو موٹے موٹے سور اِس شرط پر دینے کئے کہ وہ پروٹسٹنٹ مشنریوں کو اس جزیرے میں آباد نہ ہونے دیں۔ اگرچہ وہ لوگ بندوقوں اور موٹے موٹے سوروں کے بہت خواہشمند تھے۔ تو بھی اُنہوں نے پریسٹوں کی اِس قیمت کو منظور نہ کر کے زمین پروٹسٹنٹ مشنریوں کو بیچ دی ❖

قریباً ساٹھ سال کا عرصہ ہوا ہے کہ ان جزائر میں سب سے پہلے لندن مشنری سوسائٹی کی طرف سے دو مشنری بھیجے گئے۔ وہ ایرومنگا نامی ایک جزیرہ میں جا اُترے مگر پہنچنے کے چند منٹوں کے بعد ہی لاٹھیوں سے مارے گئے اور وحشیوں نے اُنکو پکا کر کھا لیا۔ اِس طرح سے نیو ہیبرڈیز کو شہیدوں کے خون سے بپتسمہ دیا گیا۔ گویا مسیح نے دنیا پر ظاہر کر دیا کہ یہہ جزیرے اُس کے اپنے ہیں۔ تین برس بعد شیطان کے اِس مضبوط قلعہ کو توڑنے کے لئے اُس سوسائیٹی کی طرف سے اور مشنری بھیجے گئے۔ وہ ایک جزیرے میں جا اُترے کہ جو اُس جزیرے کے بہت ہی نزدیک تھا کہ جہاں پہلے مشنری قتل کئے گئے تھے لیکن ابھی سات مہینے بھی نہیں گذرے تھے کہ اُن کی ایذا رسانی بہت بڑھ گئی۔ اور اُن کو بمشکل تمام جان بچا کر وہاں سے بھاگنا پڑا۔ پھر اُس سوسائٹی کی طرف سے دیسی اُستاد سموا سے بھیجے گئے۔ مگر اُن کا کام بیماری اور بدسلوکی کے باعث کہ جو لوگوں نے اُن کے ساتھ کی رُک گیا اور وہ کامیاب نہیں ہو سکے۔ اِس اثنا میں پریسبٹیرین مشنری اِس کھیت میں بھیجے گئے۔ اُسوقت تک اِن جزیروں میں سوائے اُنکی موت کی یادگار رکھے کہ جو ایرومنگا میں مارے گئے تھے۔ مسیحی مذہب نے کوئی مضبوط جڑ نہیں پکڑی تھی ❖

۱۸۵۷ء میں پادری گارڈن صاحب معہ میم صاحبہ کے ایرومنگا کو بھیجے گئے۔ اُن کے وسیلے سے ۱۰ جوان مرد اور اسی قدر جوان عورتیں بت پرستی کو چھوڑ کر مسیح پر ایمان لائے۔ مگر چار برس کے بعد یہہ مشنری بھی قتل کئے گئے۔ اُن جوان مسیحیوں نے اُنکی قبروں پر عہد کیا کہ یا تو ہم مسیح کے لئے اِس جگہ کو فتح کر لیں گے یا اپنے مشنریوں کی طرح اِس کوشش میں اپنی جان بھی دیدیں گے۔ تین برس کے بعد پادری گارڈن صاحب کا بھائی وہاں گیا۔ تاکہ اُن لوگوں کو کہ جنہوں نے اُس کے بھائی کو مارا ہے۔ مسیح کے پاس لا دے۔ مگر آٹھ سالوں کی محنت کے بعد وہ بھی مارا گیا۔ مسیحیوں نے اس کی قبر پر بھی اپنے اقرار کو تازہ کیا۔ اور کوشش کرتے اور دعا مانگتے رہے۔ جب تک کہ اُنہوں نے اِس جزیرے کو مسیح کے لئے فتح نہیں کر لیا۔ اب وہاں ہر ایک خاندان روز مرہ اپنے بچانیوالے کی محبت کی تعریف کے گیت گاتا ہے ❖

پادری جان گیڈی اور اُن کی میم صاحبہ ۱۸۴۸ء میں نوواسکاچیا سے جزیرہ انائیٹم میں کہ جو ان جزیروں کے جنوب میں واقعہ ہے آئے۔ اور پادری جان انگلس اور اُنکی میم صاحبہ چار برس بعد سکاٹ لینڈ سے اُس جزیرے کی دوسری طرف کام کرنے کے لئے تشریف لائے ❖

بڑے تعجب کی بات یہہ ہے کہ اِس جزیرے کے باشندوں نے شروع سے ہی مشنریوں کے ساتھ اچھا سلوک



کیا۔ اور اُن کی تعلیم کو سنتے رہے۔ یہانتک کہ چند سالوں میں ڈاکٹر انگلس اور ڈاکٹر گیڈی کی محنت سے ۳۵۰۰ وحشی اپنے بتوں اور غیر قوم کے دستورات کو چھوڑ کر مسیح کی پیروی کرنے لگے *

آہستہ آہستہ لیکن پائداری کے ساتھ وہ اپنی بت پرستی کے دستورات کو چھوڑ کر مسیح کی نسبت سیکھتے گئے اور مہذب ہو گئے۔ اور کچھ عرصے کے بعد ان مشنریوں کی زندگی میں ہی تمام بائبل جسکو اُنہوں نے بڑی محنت کے ساتھ ترجمہ کیا تھا۔ برٹش اور فارن بائبل سوسائٹی کی مدد سے چھپ کر ان اینٹم لوگوں کے ہاتھ میں دیگئی *

بڑی دلچسپ اور غور طلب بات یہہ ہی کہ وہاں کے لوگوں نے خدا کے بیش قیمت کلام کو اپنی زبان میں حاصل کرنے کے لئے پندرہ برس تک ارا روٹ کی کاشت کی۔ تاکہ اٹھارہ ہزار روپیہ کے جو اس کتاب کو چھاپنے اور شائع کرنے کے لئے ضروری تھا۔ حاصل کریں۔ سال بسال کل کا کل ارا روٹ جو انکو حاصل ہوتا تھا۔ اور جس کو انہیں اپنے روز مرہ کے کھانے میں استعمال کرنا تھا۔ خدا کے لئے الگ رکھ لیتے تھے اور مشنری اُس کو آسٹریلیا اور سکاٹلینڈ میں بھیجدیتے تھے۔ تاکہ بیچکر اُس پاک مقصد کے لئے روپیہ حاصل کیا جاوے۔ جبکہ بائبل چھپ گئی تو یہہ معلوم ہوا کہ اُنہوں نے خرچ کے ادا کرنے کے لئے کافی روپیہ حاصل کرلیا ہی *

۱۸۵۹ء میں سات مشنری تانہ کو بھیجے گئے جن میں ڈاکٹر پیٹن بھی تھے۔ کہ جو زمانہ حال میں جزائر نیو ہیبرڈیز کے متعلق بہت مشہور ہیں شروع سے ہی دیسی پروہت انکی سخت مخالفت کرتا رہے۔ اُن کے پہنچنے کے تھوڑے عرصے کے بعد ہی لوگوں میں خسرہ کی بیماری پھیل گئی کہ جس سے بہت سے لوگ مر گئے۔ اُنہوں نے اِس کا سبب اپنے درمیان مشنری کی موجودگی سمجھا۔ اِسواسطے ان کی جانوں کو لینے کے لئے کئی دفعہ حملہ کیا گیا۔ مگر وہ بڑے عجیب طریقے سے بچائے گئے۔ صرف اُن ساتوں میں سے ایک کو مہلک ضرب لگی۔ اِس کے پانچ برس بعد ایذا ایسی بڑھگئی کہ انہیں اناٹیم کو جانا پڑا۔ وہاں سے ڈاکٹر پیٹن آسٹریلیا کو گئے تاکہ اور مشنریوں کو لادیں اور مشن کے جہاز کیواسطے روپیہ جمع کرنے کی کوشش کریں *

خدا نے اُن کی کوشش پر برکت بخشی اور اُنہوں نے ۵۰۰۰ روپیہ جمع کیا۔ اِس میں سے کچھ روپیہ تو جہاز کے لئے خرچ کیا گیا۔ اور کچھ نئے مشنریوں کے گذارے کے لئے۔ اسوقت سے ایک کے بعد دوسرے جزیرے میں مشنری بھیجے گئے۔ اور خداوند نے اُن کے کام پر برکت بخشی اب وہاں ۲۴ مشنری اور ۳۰۰ دیسی مددگار ہیں۔ کہ جن کو مشنریوں نے اِس کام کے لئے آپ ہی تعلیم دیکر طیار کیا ہی۔

تمام بائبل ایک زبان میں ترجمہ ہو کر چھپ چکی ہی اور نیا عہد نامہ کئی متفرق بولیوں میں۔ اِس کام کا نتیجہ بہت ہی تسلی بخش ہوا ہی جب ہم خیال کرتے ہیں کہ چالیس برس گذرے ہیں کہ اِن میں سے اکثر وحشی اور آدم خور تھے اور بت پرستی کیا کرتے تھے۔ مگر اب انمیں سے ۱۶۰۰۰ مسیحی ہو چکے ہیں۔ اور خداوند کا کام باقی ماندہ چالیس یا پچاس ہزار آدم خواروں کے درمیان جاری ہی ۹۶-۱۸۹۵ء میں ۱۱۲۰ وحشی بت پرستی کو چھوڑ کر مسیحی ہو گئے۔ ایک مشنری نے چار سو میں سے کہ جو اب مسیحی تعلیم حاصل کررہے ہیں دوسو کو بپتسمہ دیا۔

اُنہوں نے پچھلے سال ۲۵۰۰ روپیہ دئے اور اِس سال ۱۹۵۰ روپیہ نقد اور ارا روٹ کے وسیلے سے دیا ہی اور علاوہ اِس کے ان میں سے کئی اپنے اپنے اُستادوں کا خرچ بھی ادا کرتے ہیں۔ یہہ لوگ دولتمند نہیں ہیں۔ اور وہ صرف اُن چیزوں کو کہ جو وہاں سے گذرتے ہیں۔ سور۔ مرغابیاں۔ ناریل وغیرہ بیچکر روپیہ حاصل کرتے ہیں *

بہر حال اُن سٹیشنوں میں کہ جن میں تھوڑا عرصہ ہوا کہ کام شروع کیا گیا ہی کام بخوبی ترقی کررہا ہی۔ اور خود برکت بخش رہا ہی *

تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک جزیرے میں کہ جہاں تمام باشندے وحشی تھے اور اپنے بدن کو رنگا کرتے تھے۔ ایک جنگی سردار بار بار مشنریوں کی طرف سے مہربانی پاکر مسیح کی انجیل سننے کے لئے مائل ہوا۔ اور آخرکار مسیح پر ایمان لاکر اُسکا خادم بن گیا۔ یہہ شخص اُن چار ہزار آدمیوں میں سے پہلا تھا کہ جو گرجے میں آئے۔ اور کپڑے پہننے لگے۔ کسی باعث سے اُس کے جنگی مرد چاہتے تھے۔ کہ وہ لڑائی کرنے کے لئے انکے ساتھ جائے۔ مگر اُس نے انکار کیا۔ اُنہوں نے کسی کو رشوت دیکر اُس کے سرداروں میں سے ایک کو قتل کروا دیا۔ وہاں عموماً اِس طرح سے لڑائی کا چیلنج دیا جاتا ہی۔ لیکن جب وہ دستور کے مطابق بدلا لینے کے لئے لڑنے کو مجبور کیا گیا۔ تو اُس نے کہا کہ "میں نہیں لڑونگا۔ اور خون نہیں بہاؤنگا۔ بلکہ یسوع مسیح پر چھوڑ دونگا۔ کہ وہ بدلہ لیوے" اُس کی کوشش سے اُس جزیرے میں فضل کا حقیقی کام شروع ہو گیا ہی۔ اور اُس کے علاوہ بارہ اور بپتسمہ چاہتے ہیں۔

خدا نے اِن لوگوں میں کیسے عجیب کام کئے ہیں *

مسز اے ایچ - یونگ

چکاگو یونیورسٹی کے پریسیڈنٹ اور اکسفورڈ کے ڈاکٹر فیربرن کی درخواست کے بموجب احمد نگر کے پادری - آر - اے - ہیوم صاحب ڈاکٹر فیربرن کے مسیحی لکچروں کا عام انتظام کریں گے۔ ڈاکٹر موصوف چونکہ ڈاکٹر فیربرن بہت سے مقاموں نہیں جا سکینگے لیکن اُنکے لیکچر دئے جائینگے احمد نگر میں ڈاکٹر ہیوم کے پاس درخواست بھیجی جا سکتی ہی۔ امید کیجاتی ہی کہ ڈاکٹر فیربرن ۱۵ دسمبر سے ۶ فروری ۱۸۹۹ء تک ہندوستان

ملکوں و شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن جون ۷۔ رائٹر مقام ہانگ کانگ سے تار دیتا ہی کہ باغی منیلا کے گرد جمع ہوتے جاتے ہیں۔ اور اب لڑائی اکثر ہوتی ہی۔ سپین کی ایک رجمنٹ نے فلپائن میں غدر برپا کیا۔ اور اپنے افسر گولی سے مار ڈالے +

یہہ بھی خبر ہی کہ امیر البحر ڈیوی نے باغیوں کو منیلا پر یورش کرنے کی اجازت دینے سے انکار کیا ہی۔ اُسوقت تک کہ امریکہ کی فوج جو آرہی ہی پہنچ نہ لیوے +

فلپائن میں جس دیسی فوج نے غدر مچایا تھا۔ اور اپنے افسر مار ڈالے تھے۔ اب باغیوں سے جا ملی ہی۔ جو بڑی تندہی سے کئی دن ہوئے لڑ رہے ہیں اور سپین والوں کو منیلا کیطرف دھکیل رہے ہیں +

لنڈن جون ۸۔ امیر البحر سیمپسن تار دیتا ہی کہ میں سینٹیاگو کے قلعوں پر تین گھنٹوں تک پیر کی صبح توپ چلاتا رہا۔ اور قلعہ کی توپوں کو بالکل بند کر دیا امریکہ کی خبر ہی کہ یہہ قلعے کھنڈرات کے ڈھیر ہو گئے ہیں +

سپین والے اس لڑائی کا یوں بیان کرتے ہیں کہ جہاز موسوسہ رینہ مرسیڈس میں بمب کا گولہ لگا جہاز کا کمانڈر اور چھ آدمی مارے گئے اور ستارہ زخمی ہوئے اور تین فوجی افسر مارے گئے۔ اور اٹھارہ سپاہی اس گولہ باری میں زخمی ہوئے۔ مگر باتریوں کو جو نقصان ہوا ہی وہ کچھ ایسا بڑا نہیں +

سپین والے بیان کرتے ہیں کہ امریکا کی فوج نے مقام ایکواڈورس میں اُترنا چاہا مگر وہ ہٹائی گئی۔ مگر جو خبر امریکہ میں پہنچی ہی وہ یہہ ہی کہ مقام بیتی کو بری میں اُتر گئے ہیں۔ جہاں حملہ آور فوجوں نے مورچہ بندی کی ہی۔

فلپائن کے گورنر نے ایک مایوسی کا بھرا تار گورنمنٹ میڈرڈ کے نام بھیجا ہی۔ جس میں وہ کہتا ہی کہ قریباً کل مجمع جزائر میں کھلم کھلی بغاوت پھیل رہی ہی اور جب تک ہوم گورنمنٹ سے مدد نہ آوے۔ تب تک ناممکن ہی کہ دشمن کا مقابلہ بحری یا بری طور پر ہو سکے۔

رپورٹ ہوئی ہی کہ گورنر منیلا کے قلعہ میں پناہ گزین ہوا ہی۔ جہاں سے وہ آخری مقابلہ کریگا +

لنڈن جون ۸۔ کل رات ہوس آف کامنس میں لارڈ جارج ہملٹن نے گورنر جنرل ویسرائے لارڈ الگن کی خدمات کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ لارڈ موصوف نے ہندوستان کی سخت آفت کے وقت انتظام کی ہی اور اپنے ولیعہد کے لیئے مالگذاری کا صحیح طریقہ (سسٹم) چھوڑ جاوینگے۔ جس سے کاشتکار اور مالکان زمین کی حالت میں بڑی ترقی ظہور میں آویگی +

کلکتہ جون ۸۔ منگل کے روز صرف تین واردات کی رپورٹ ہوئی۔ مگر کوئی موت وبا سے نہیں ہوئی +

لنڈن جون ۹۔ ستائیس ہزار امریکہ کی فوج مقام ٹمپاسے کی ویسٹ کی طرف روانہ ہوئی ہی جہاں سے یہہ فوج ایک زور آور بحری فوج کے ہمراہ کسی مقررہ مقام پر پہنچائی جاویگی۔ اس فوج میں اکتیس ہزار انفنٹری کی ایک بٹالین انجنیروں کا۔ پانچ سکوا ڈرن کیولری کے چھ باری توپخانے کی معہ سولہ توپوں کے شامل ہیں۔ یہہ فوج جنرل شافٹر کے زیر کمان ہی +

چین کے تمام بندرگاہوں میں غیر ولایت کے جنگی جہاز اور سوداگروں کے جہاز بلا روک داخل ہو سکینگے

کلکتہ جون ۹۔ بدھ کے روز چار واردات اور ایک موت وبا سے ہوئی۔

بمبئی جون ۱۰۔ بارہ واردات اور تین موتوں کی رپورٹ کل گئی۔

کراچی جون ۹۔ آج آٹھ واردات اور بارہ موتیں ہوئیں +

لنڈن جون ۱۰۔ امریکہ کی طرف سے اخباروں کی نگرانی اس قدر کیگئی ہی۔ کہ جو فوج اس ہفتہ مقام ٹمپا سے گئی ہی۔ اُسکی نسبت کچھ بھی خبر نہیں کہ وہ کہاں ہی اور کیا کریگی +

یہہ یقین کیا جاتا ہی کہ سپین والوں کے بہکانے کی خاطر جو تازہ مراسلے بھیجے جاتے ہیں۔ انمیں فوج کا شمار مبالغہ کی غرض سے بڑھا کے لکھا ہوا ہی +

لنڈن جون ۱۱۔ ایک امریکہ کے جنگی جہاز نے مقام کیمانیرا میں چھ سو جہازی سپاہی اُتارے ہیں۔

نیو یارک میں خبر پہنچی ہی کہ فلپائن کے باغیوں نے منیلا پر آج حملہ کرنا شروع کیا ہی اور منیلا کے نئے شہر پر قابض ہو گئے ہیں۔ امیر البحر ڈیوی کی فوج اس حملہ میں شریک نہیں ہوئی ہی۔ مگر خونریزی روکنے کی غرض سے اس جنگ کی حالات کو دیکھ رہی ہی +

امریکہ کے تین جنگی جہاز گوانتانامو کے بندرگاہ میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ تاکہ جہازی سپاہیوں کی جو خشکی پر اُترے ہیں حفاظت کریں۔ امیر البحر سیمپسن نے یوں ایک بندرگاہ حاصل کر لیا ہی تاکہ رسد کے پہنچانے میں کام آوے +

لنڈن جون ۱۲۔ سنیچر کی رات کو سپین کی فوج نے امریکہ کے جہازی سپاہیوں پر حملہ کیا۔ انکو فوراً مدد پہنچائی گئی۔ سپین کی فوج گولیوں کی مار کے ذریعہ پسپا کیگئی +

لنڈن جون ۱۲۔ منیلا کے حوالہ کئے جانے کی خبر غلط ہی +

واشنگٹن میں سرکاری طور پر مشتہر ہوا ہی کہ ایک فوج کی ویسٹ سے کیوبہ کی جانب روانہ ہوئی ہی

مضامین مفید المبتدین

کلمۂ شیریں تر

زمانہ دراز گذرا کہ ملکۂ زبان نے چہار اطراف میں یہہ اشتہار کیا کہ "فلانے دن سب درجے کے لوگ فراہم ہوں اور میرے امانتدار نوکروں یعنے حروف تہجی کو جو شمار میں ۲۶ چھبیس حروف ہیں۔ لیکر جو سب سے زیادہ شیریں تر کلمہ بناوے وہ سنہلا تاج پاویگا"۔

یہہ خبر دور و دراز جگہوں میں پھیل گئی اور لوگ الفاظ بنانیکی کوشش کرنے لگے۔ اور اس خیال پر کہ مبادا کوئی دوسرا میرے انتخابی لفظ کو پسند نہ کر لیوے۔ ہر ایک خاموش رہا اور اپنی سمجھ میں یہہ جانکر کہ "اگر مجھ سے سوال کیا جائے تو میں کچھ کچھ جانتا ہوں"۔ ہر کوئی اپنے آپ کو عقلمند جانتا تھا۔

آخر کو وہ دن آن پہنچا اور جب ملکہ تاج حروف تہجی اور سب لوگ حاضر ہوئے تو یہہ سوال کیا گیا۔ کہ کون پہلے اُس لفظ کے جسکو اُس نے دنیا میں سب سے شیریں جانا ہے جانچ کریگا؟ چنانچہ ملکہ نے حکم دیا کہ ہر کوئی ہوشیاری سے اپنے اپنے لفظ کو کاغذ پر لکھکر بیٹھے۔ اور صندوق میں جو میرے سامنے رکھا ہے ڈالدے۔ چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ بعد ازاں اُس نے ایک ایک نکال کے باآواز بلند پڑھنے اور کاتب کے کھڑا ہونے کا حکم دیا۔ جونہی اُس نے صندوق میں ہاتھ ڈالا ایک کاغذ نکلا سب حاضرین خاموش ہوگئے۔ اُسنے اسکو کھولکر بلند آواز سے پڑھا۔ "روپیہ"۔

ملکہ نے پوچھا "اس کا کاتب کون ہے"؟

ایک سن رسیدہ اور سخت رو نجمل نے کہا کہ "میں ہوں"

ملکہ نے کہا "تم کیوں ایسا خیال کرتے ہو کہ دنیا میں یہہ سب سے شیریں لفظ ہے"؟

اُس نے کہا کہ "روپے کو سب چاہتے ہیں سب اُسکے لئے محنت کرتے سب اُس سے خوش ہوتے ہیں۔ اُس سے سب چیزیں خریدی جاسکتیں۔ اُس سے سب کام ہوسکتا ہے چنانچہ عمدہ کتابوں میں مذکور ہے کہ روپیہ سب چیزوں کا جواب ہے میرے نزدیک سب باتوں میں جو کہی جائیں یہہ سب سے شیریں بات ہے"

ملکہ نے جواب دیا کہ "میرا اور ہی خیال ہے تم اُن کتابوں کے معنے کو برعکس کرتے ہو۔ تم کہتے ہو کہ روپے سے سب کچھ ہوسکتا ہے اور وہ سب کچھ بہم کرسکتا ہے کیا ایسا ہی ہے؟ کیا وہ مصیبت کے بستر سے بیمار کو اُٹھا سکتا ہے؟ کیا وہ مرتے ہوئے آدمی کو خوشی بخش سکتا اور اُسکو مرنے سے بچا سکتا ہے؟ کیا وہ زخمی دل کو شفا پہنچا سکتا ہے؟ کیا وہ مرے ہوئے بچے کو اُس کی ماں کی گود میں پھیر لاسکتا ہے؟ کیا وہ جان کے لئے بہشت کے دروازے کو کھول سکتا ہے؟ نہیں۔ وہ جسم کی ضرورت کی خدمت کے لئے ایک ناپائدار خادم ہے۔ یا غرور کا بڑہانے والا۔ یا خواہشوں کا پالنے والا ہے۔ یا ایک سخت مالک ہے جو غریبوں کو پیس ڈالتا ہے۔ یہہ لفظ شیریں تر نہیں ہوسکتا ہے"۔

اس کے بعد پھر اُس نے اپنا ہاتھ صندوق میں ڈالا۔ اور ایک کاغذ نکالا جس پر لفظ "عزت" لکھا تھا"۔

ملکہ نے پوچھا "کون اسپر دعویٰ کرتا ہے"؟

ایک خوشرو جوان نے جو جنگی لباس پہنے ہوئے تھا کہا کہ "میں اسکا دعویدار ہوں"۔

ملکہ نے کہا "تم اپنے اس پسندیدہ لفظ کی بابت کیا کہتے ہو"؟

وہ بولا کہ "اے جناب عالیہ یہہ میرے نزدیک بہت صاف ہے۔ لڑکے مدرسے اور کھیل میں والدین اپنے بچوں کیلئے تدبیر کرتے ہیں طالب العلم اپنی کتابوں میں اوقات بسری کرتے ہیں۔ ملاح طوفان کے وقت اپنی جان خطرے میں ڈالتے ہیں اور سپاہی توپ کے منہہ پر جانے میں سب اس بات کی شہادت کرتے ہیں۔ کہ لفظ عزت ہی انسان کے کانونکو بھلی لگتی ہے"

ملکہ نے کہا کہ "تم نے سچی دلیل دی پر میں تم سے اتفاق نہیں کرسکتی ہوں۔ اگرچہ عزت کام کے لئے لوگوں کو حرکت دینے میں قوی ہے۔ پر تم یہہ بھی خیال کرو کہ وہ دل میں بڑی خود غرضی پیدا کرتی۔ غیروں کے حق کو پامال کرتی خونریزی کے ذریعہ اپنے لئے راہ نکالتی ہے اور اکثر قوموں کو گریہ زاری سے معمور کرتی ہے۔ اسلئے میں تم کو انعام نہیں دے سکتی"

ملکہ نے پھر صندوق میں ہاتھ ڈالکر ایک کاغذ نکالا جس میں لفظ محبت لکھا تھا اور کہا کہ "یہہ کس کا ہے"؟

ایک جوان شخص نے کہا کہ "اے جناب عالیہ یہہ میرا ہے"

ملکہ نے کہا کہ "تم کونسی دلیل لاسکتے ہو"؟

اُس نے کہا "اے ملکہ دلیل پیش کرنے کی کچھ ضرورت نہیں لیکن ماں اپنے بچے کیلئے دلسوزی کرتی اور بچہ اپنی مسکراہٹ سے اُسکا عوض ظاہر کرتا ہے۔ لڑکا اپنے گھر کی رغبت رکھتا ہے بیوہ اپنی تنہائی میں خوش اور بوڑھے اپنے لڑکوں سے مدد کی اُمید رکھتے ہیں۔ ہر شے میں جو زندگی رکھتی محبت نظر آتی ہے اور ہم کو یہہ امر بھی یقینی معلوم ہوتا ہے کہ وہ آسمان کے فرشتوں تک پہنچ گئی ہے"

ملکہ نے کہا کہ "بلاشک تمہاری دلیل تو مضبوط ہے لیکن مجھکو اس پر کچھ اور غور کرنا مناسب ہے"

اُسنے ایک اور مرتبہ صندوق میں ہاتھ ڈالا اور کاغذ نکالکر پڑھا جس پر لفظ "یسوع" لکھا تھا۔

ملکہ نے دھیمی آواز سے پوچھا کہ "یہہ کس کا ہے"

ایک چھوٹی لڑکی نے جو دیکھنے والوں کی نگاہ میں بہت حقیر تھی کہا کہ "اسکو میں نے لکھا ہے"

ملکہ نے کہا کہ "اے پیاری لڑکی کیا تم مجھ کو وہ سبب بتاسکتی ہو جس سے تم لفظ یسوع کو دنیا میں سب سے زیادہ شیریں جانتی ہو"؟

"لڑکی نے کہا "میں سب نہیں بتاسکتی۔ پر مجھکو ایسا معلوم ہوتا ہے"

ملکہ نے کہا کہ "اے چھوٹی لڑکی فی الحقیقت تیری سمجھ ٹھیک

لودیانہ

دو بچوں کی موتیں اور سنڈے سکول کا اثر

ہم افسوس سے لکھتے ہیں کہ اس سنیچے چرچ سنڈے سکول لودیانہ کے دو طالب علم بعارضہ بخار اور کھانسی اس جہان سے گذر گئے۔ ان میں سے ایک ولیم بوک قریباً سات سال کی عمر کا تھا۔ جو اپنی بیوہ ماں کا ایک ہی بیٹا تھا یہہ لڑکا سنڈے سکول میں اپنے سبقوں کو بہت ہی اچھی طرح سے یاد کرتا تھا۔ مزاج کا نیک اور فرمانبردار تھا۔ اپنی سخت بیماری میں اُن آیتوں اور زبوروں کو کہ جو اُسنے سنڈے سکول میں سیکھے تھے۔ پڑھ پڑھکر تسلی حاصل کرتا رہا۔ اِس سے والدین کو نمونہ ملتا ہی۔ کہ وہ اپنے بچوں کو سنڈے سکول میں بھیجیں۔ کیونکہ جو کچھ بچے سنڈے سکول میں سیکھتے ہیں وہ بے فائدہ نہیں جاتا۔ ہم کو یقین ہی کہ وہ اب خداوند کی گود میں موجود ہی ٭

دوسرا لڑکا عنایت اللہ جولیشاور کا رہنے والا تھا۔ اور یہاں کے کرسچن بوائز بورڈنگ سکول کا طالبعلم تھا۔ یہہ بھی اپنی بیوہ ماں کا ایک ہی بیٹا تھا۔ سکول کے اُستادوں سے معلوم ہوا کہ یہہ لڑکا نیک چلنی میں سکول کے لڑکوں کے لیے نمونہ تھا۔ کبھی اُس کو شرارت کی نسبت سزا نہیں ملی۔ بلکہ لڑکوں سے معلوم ہوا کہ کئی دفعہ یہہ لڑکا جو عمر میں دس برس سے زیادہ کا نہیں ہوگا۔ پوشیدہ دعا مانگتا پایا گیا۔ دعا کے وقت اُسکو بائبل پڑھنے کا شوق تھا۔ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ لڑکا خداوند کے پاس جانے کے لیے تیار تھا۔ کیونکہ اُس روز کی صبح کو جس کی شام کو وہ مرا یہہ دعا مانگتا پایا گیا کہ اے خداوند اگر تیری مرضی ہو تو مجھے اپنے پاس اُٹھا لے میں بیمار ہوں۔ یقین ہی کہ عنایت اللہ سنڈے سکول سے بہت فائدہ پاتا رہا۔ اِن دونوں لڑکوں نے سنڈے سکول کے اُستادوں کا خیال تھا کہ اُن کو انڈیا سنڈے سکول یونین کے زبانی امتحان میں بھیجیں۔ مگر خداوند نے اُنکو پہلے سے ہی اپنے پاس بلا لیا۔ ہماری دعا ہی کہ خدا جو تسلی کا بانی ہی اُن دونوں لڑکوں کی بیوہ ماؤں اور اُن کے رشتے داروں کو تسلی عطا کرے۔ ہمارے مسیحی ناظرین بھی اِن کے لئے دعا مانگیں ٭ (راقم۔ این۔ پی۔ س)

---

(۱) **نوٹس** (۳)

میڈیکل مشن سرحد کے لئے ایک لایق اور دیندار مسیحی کمپونڈر کی جو اپنے کام سے بخوبی واقف ہو۔ ضرورت ہی۔ تنخواہ عـ۱۵ ماہوار ملیگی ٭

اور اگر کوئی اور مسیحی اِس کام کو سیکھنا چاہے تو وہ بھی منظور کیا جاویگا۔

درخواستوں کے ساتھ ہی چال چلن کی بابت مشنری سرٹیفکیٹ مجھ مشتہر کے پاس بھیجدیں تنخواہ کا فیصلہ مابعد کیا جاویگا۔

راقم۔ وارث الدین۔ جنڈیالہ ضلع امرت سر

خوشی کی خبر

گوجرانوالہ میں عرصہ دراز سے جو نااتفاقی پادری ٹھاکر داس صاحب اور پادری جیون مل صاحب اور پادری فضل دین صاحب کے درمیان چلی آتی تھی جسکی نوبت عدالت تک پہنچی ہوئی تھی اُس سے ہر دو فریق پادری پورٹر صاحب منیجر مشن سکول کی کامل محنت اور بڑی کوشش سے دست بردار ہوگئے ہیں۔ اور ماہ حال کو ہر دو فریق نے سب باتوں کو چھوڑکر اور اپنے نقصان کو کی کچھ پرواہ نہ کرکے بصدق دل سے گوجرانوالہ کی مسیحی جماعت کے سامنے آپسمیں صلح اور محبت سے رہنے کا وعدہ کیا ہی اسبات سے گوجرانوالہ کے تمام مسیحی خدا کے بڑے شکرگذار اور نہایت ہی خوش ہیں۔ مبارک وے جو صلح کرانیوالے ہیں کیونکہ وے خدا کے فرزند کہلاوینگے متی ۵: ۹ ٭ راقم۔ برکت مسیح ایلڈر یو۔ پی۔ چرچ گوجرانوالہ

---

۲ **ضرورت** ۴

مشن ہائی سکول گجرات کے مڈل ڈیپارٹمنٹ کے لئے ایک عیسائی ماسٹر کی ضرورت ہی تنخواہ چالیس روپیہ ماہوار ملیگی۔ درخواستیں بمعہ نقول اسناد بپادری آر میکچین صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ڈی منیجر مشن ہائی سکول گجرات کی خدمت میں آنی چاہئیں ٭

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کے لئے پرانے لوہے کی ریلیں۔ لمبائی چوڑائی نرخ اور پہنچانے کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹورکیپر این۔ ڈبلیو۔ آر۔ ریلوے۔ لاہور سے خط و کتابت کرو ٭

دستور العمل اخبار نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ . . . عـ۱ر
قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ . . عـ۱ر
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ . . عـ۸ر
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ . . ۳ روپے
قیمت دو کاپیوں یا اُس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام ہر فی کاپی معہ ضمیمہ ۲ روپے
بغیر ضمیمہ عـ۱ر

لودیانہ — تعداد پیدایش مسلمان ۷۔ ہندو ۲۔ کُل ۹
تعداد اموات مسلمان ۱۹۔ ہندو ۱۰۔ عیسائی ۱۔ کُل ۳۰

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ دائلی کے اہتمام سے چھپا